مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اَور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اَللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

حضرت اِبنِ زُبیرؓ نے اپنے والد کے خون کا بدلہ نہ لیا
والیٔ سوات اور خون کا بدلہ خون۔''دیت'' کا فائدہ
اِنصاف میں تاخیر سے ظلم پرورش پاتا ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 77 سائیڈ A 1987 - 10 - 11)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ سات مضر چیزوں سے بچو صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا وَمَاھُنَّ وہ کیا ہیں ؟

اِرشاد فرمایا اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ماننا کسی اور کو خدا جیسا جاننا یہ اُس کی ذات میں شرک ہوگیا اور جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں وہ کسی اور میں ماننی یہ صفات میں شرک ہے دونوں ہی شرک ہیں دونوں ہی منع ہیں۔

فرمایا جادُو سے بچو اور اِس کی وجہ یہ کہ (اِس میں) تعظیم کی جاتی ہے غیر اللہ کی، بتوں سے شیطانوں سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی مُوْبِقَاتْ میں ہے یعنی اِنسان کی آخرت کو برباد کرنے والی چیز ہے۔

وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ [1] اور کسی کو مارنا قتل کرنا یہ اللہ نے منع فرمایا ہے یہ حرام ہے سوائے اِس کے کہ حق بنتا ہو جیسے کہ ''قصاص'' قصاصًا مارا جاسکتا ہے، کسی کو قتل کیا ہے اُس نے تو اُس کے بدلے میں قصاصًا قتل کیا جائے گا ہاں اگر وہ راضی کرلے مقتول کے ورثہ کو کہ میں پیسے دیے دیتا ہوں خون بہا دیتا ہوں دیت دیتا ہوں مجھ سے قصاص نہ لو خون کا بدلہ خون سے نہ لو تو اُس کا موقع شریعتِ مطہرہ نے نکالا ہے۔

مثال کے طور پر مقتول کے کچھ بچے بالغ ہیں کچھ نابالغ ہیں تو اَب قاتل کو جیل میں رکھا جائے گا کیونکہ ممکن ہے وہ بالغ ہونے کے بعد اِس بات پر راضی ہو جائیں کہ ہمیں دیت مِل جائے مال مِل جائے خون بہا مِل جائے اور خون بہا جو ہے وہ سو اُونٹ ہیں اُن کی قیمت بھی بہت زیادہ بنے گی آج کے حساب سے .... یا.........اُس کی قیمت بھی بہت بڑی بنے گی۔ اُونٹ ہر جگہ ہوتے نہیں تو پھر وہ قیمت ہی رکھی گئی دونوں میں سے جس پر بھی وہ راضی ہوں۔

قتل کی واردات اور اَنگریزی قانون کی خرابیاں :

یہاں تو قانون میں جو انگریزوں نے ہمیں دیا ہے جسے ہم کسی طرح بدلنے پر تیار نہیں، دو خاندان برباد ہوتے ہیں ایک وہ جو مقتول کا خاندان ہے کہ اُن کا کمانے والا یا اُن کا سہارا یا جو بھی کچھ تھا وہ نقصان ہوا اُس کا اگر وہ کماتا بھی تھا تو کمائی کا بھی نقصان ہوا، ایک خاندان تو اِس طرح ختم ہوا۔

اور دُوسرا خاندان یعنی قاتل وہ بھی بند، اگر وہ بھی کمانے والا ہے تو اُس کا بھی نقصان ہوا یہی حساب ہوگا اور پھر عدالتیں عدالتوں کی کارروائی وہ شروع ہوگی سیشن جج سے یا کسی اور سے پھر اُس کے بعد سینئر سول جج پھر ہائی کورٹ میں پھر بڑا ہی لمبا کام ہے اُس میں خرچ ہوگا بے حساب رِشوتیں بھی اور یہ بھی وہ بھی اِتنے درجے ہوگئے ہر درجہ میں خرچ ہوتا جائے گا کیس وہی ہے گواہ بھی وہی ہیں مگر پھر بھی بہت درجے رکھ دیے، انگریز نے اِس لیے رکھے تھے کہ ہمارے آدمی تھک جائیں تو جتنا بھی جھگڑا بڑھایا جاسکے بڑھائیں۔ بات کیا ہے بات وہی تھی جو مجسٹریٹ کے ہاں دوہرائی ہے پھر آگے دوہرائی

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۵۲

ہے اور آگے دوہرانی ہے جتنے درجے بھی آرہے ہیں بات وہی ہے وکیل بھی وہی چلتے رہیں گے کوئی شروع سے ہی سپریم کورٹ میں کام کرنے والا وکیل آجائے تو آخر تک وہی چلے گا ہر عدالت میں، تو ایک خرابی تو یہ ہے۔ اِسلام نے یہ ختم کردی۔

اِسلامی نظام میں ہائی کورٹ پھر سپریم کورٹ ہوگی بس :

اِسلامی اگر عدلیہ ہو تو اِس کی درجہ بندی نہیں ہے اُس میں تو مجسٹریٹ کا درجہ تو ہائی کورٹ کا ہوگا کیونکہ وہ تو شریعت کے مطابق جاتا ہے گواہ ٹھیک ہیں یا نہیں اگر گواہ ٹھیک ہیں تو یہ مجسٹریٹ جو ہے یہ خدا کی طرف سے مامور ہے اِس بات پر کہ جو بات ثابت ہورہی ہے گواہوں کے ذریعے سے اُس پر خدا کا حکم بتادے، نافذ کردے خدا کا حکم۔ اگر فرض کیجیے کسی چیز میں کمی رہتی ہے تو اِس سے اُوپر سپریم کورٹ ہے وہ آگے اِدھر اُدھر نہیں جائے گا بس سپریم کورٹ میں جائے گا وہ یہ دیکھیں گے کہ اِس میں کوئی غلطی کسی قسم کی ہوئی ؟ اگر غلطی ہے تو پھر تو وہ اُس کو کینسل کردیں گے اور اپنا فیصلہ دے دیں گے اور اگر غلطی نہیں ہے گواہ بھی ٹھیک ہیں معتمد اور گواہوں میں یہ شبہہ ہوسکتا ہے کہیں ایسی گڑبڑ نہ ہو اُس کا بھی حق ہے کہ حاکم اُس کے بارے میں تحقیق کرلے کہ یہ گواہ کیسے ہیں جھوٹے ہیں سچے ہیں اِس کے بارے میں کیا شہرت ہے وغیرہ وغیرہ۔ سب چیزوں کی معلومات وہ کرلے گا اور وہ خود بخود کرے گا کیونکہ آگے سپریم کورٹ باقی ہے ہوسکتا ہے (وہاں کیس چلا جائے) اور اُس میں اِس کی بدنامی بھی ہے اور اگر اِس نے جان بوجھ کر غلطی کی ہے تو یہ معزول ہے اور معزول بھی فوراً ہی ہوجائے گا لمبا چوڑا کام بھی نہیں ہے۔ تو یہ تو آسان سا سلسلہ تھا اِس میں انگریزوں نے درجہ بندی کردی ہے کہ یہاں بھی حکایت سناؤ پھر دوبارہ وہاں سناؤ پھر تیبارہ وہاں سناؤ وہی حکایت دوہرائے جارہا ہے اِتنے میں کوئی نہ کوئی گواہ بھی مرہی جائے گا، نہیں پیش ہوسکے گا بیمار ہوجائے گا کچھ ہوجائے گا تو بیس بیس تیس تیس سال لگتے ہیں۔

پچھلے رمضان سے پہلے وہ آئے تھے میرے پاس ایک صاحب وہ بتلا رہے تھے کہ جولائی ۱۹۴۷ء میں میرا کیس شروع ہوا ہے اور دسمبر ۱۹۸۶ء میں اُس کا فیصلہ ہوا ہے، مکان کا کیس تھا میرے حق میں ہوگیا تو صدر (ضیاء الحق) صاحب کے رشتہ دار تھے یہ کہہ رہے تھے میں نے اُس کا کوئی نام

نہیں اِستعمال کیا اپنے آپ میں اپنی کوششوں سے کامیاب ہوگیا میں نے اُن سے کہا کہ یہ کوئی قانون ہے اُن سے اُس مکان میں بچے بھی پیدا ہوئے ہوں گے پلے ہوں گے جوان ہوئے ہوں گے جوان ہوکر چالیس سال ہونے کو آ گئے ہوں گے اُن کی بھی اولاد سمجھدار ہوچکی ہوگی جب آپ خالی کرا کر اُس میں رہیں گے وہ اُدھر سے گزریں گے تو اُن کے جذبات کیا ہوں گے اور چالیس سال وہ کیس ساتھ لڑتے رہے ہیں ایک دُوسرے کے خلاف جذبات اُبھرتے رہے ہیں وہ دُشمنی وہ برائی دماغوں میں مستحکم ہوگئی ہوگی۔ میں نے کہا آپ اُن کے رشتہ دار ہیں بات کر سکتے ہیں کہنے لگا کہ ہاں کر سکتے ہیں میں نے کہا اُن سے کریں بات وہ یہ قانون تو بدلیں اِس کے بجائے اِسلامی قانون لے آئیں، بہت میں نے حوصلہ اَفزائی کی میں نے کہا ہم سارے اُن کے ساتھ ہیں ساری عمر وہ رہ لیں مگر یہ کام کر دیں یہ قانون بدل دیں اور لوگوں کے اِسلام کے ذریعے فیصلے جلدی ہوں اِنصاف جلدی پہنچے جیسے اِسلام نے حکم دیا۔

اِسلامی نظام میں عدل اور اِحتیاط، اِنصاف میں تاخیر ظلم کی پرورش ہے :

اِنصاف میں تاخیر گویا ظلم کو قائم رکھنا ہوگیا ظلم کی پرورش ہوگئی اور ظلم کی پرورش یہ حرام ہے اور اِنصاف جلدی سے جلدی پہنچانا یہ حکومت کا فرض ہے۔ تو اِسلامی نظام میں مثلاً قتلِ نفس میں ایک تو مارا ہی گیا اُن کا آدمی اَب اگر وہ (قاتل خاندان کے) لوگ متمول ہیں تو وہ کہیں گے ہمارے آدمی کے بجائے دیت لے لو لیکن اِس صورت میں تھوڑی سی مہلت دی جائے گی کہ اگر مقتول کے کچھ بچے نابالغ ہیں وارث تو وہ بھی ہیں باپ قتل ہوگیا ہے بچے باقی ہیں تو بچے تو وارِث ہیں چاہے بالغ ہوں چاہے نابالغ ہوں لیکن یہ ہوسکتا ہے کہ بالغ ہونے کے بعد وہ اِسے معاف کر دیں کہ چھوڑو کیا بدلہ لینا ہے۔

عظیم حوصلہ :

حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ کو جس آدمی نے شہید کیا تھا اور جو اُن کی شہادت میں شامل تھے یہ (اِن کے صاحبزادے) حضرت عبد اللہ اِبن زُبیر رضی اللہ عنہ جب حاکم ہوئے ہیں اور تمام جگہ اِن کی حکومت پھیل گئی ہے، بنواُمیہ ختم ہوگئے تھے اُنہیں فلسطین میں اِنہوں نے ایک جگہ (محدود) کر دیا بس اور ساری دُنیا میں یزید کے بعد حکومت ختم ہوگئی بنواُمیہ کی۔ اُن سے کسی نے کہا کہ یہ آدمی آپ کے والد

صاحب کے شہید کرنے والوں میں تھا حضرت زُبیر رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں ہیں رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں ''حَوادی'' یعنی اپنا خاص آدمی (قرار دیا) رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی کے لڑکے تھے اَبوبکر رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں بڑی فضیلتیں ہیں جمع اور سب سے بڑی یہ کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اُن دس حضرات میں ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے (جنت کی) ضمانت دی۔ تو کہنے لگے کہ اپنے باپ کے بدلہ میں اِتنے چھوٹے سے آدمی کو میں ماروں میں نہیں مارتا، باپ میرا بہت عظیم شخصیت یہ مارنے والا ایک عام آدمی ہے (بہت چھوٹی حیثیت کا آدمی) اِس کو ماروں باپ کے بدلے میں ؟ تو چھوڑ دیا اُن کو۔ اِسی طرح یہاں بھی ہوسکتا ہے کہ بچے جب بالغ ہوں تو کہہ دیں کہ نہیں چھوڑ دو اِس کو یعنی معاف ہی کر دیں تو بھی قصہ ختم ہو گیا اور قاتل جو ہے وہ بھی مطمئن ہو گیا کہ اِنہوں نے میرے ساتھ اِحسان کیا ہے۔

''دِیت'' کا فائدہ :

اِس کی دُوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ وہ (مقتول کے ورثا) راضی ہو جائیں کہ چلو خون بہا دو کیونکہ مثلاً مقتول غریب آدمی ہے اور قاتل جو ہے وہ بڑا آدمی تھا زمیندار تھا وڈیرہ تھا کارخانے دار تھا بڑی حیثیت کا تھا اور اَب جیل میں ہے اور یہ بہت معمولی حیثیت کے، مزدوری کر کے گزارا کرتے تھے تو یہ مطالبہ تو براہِ راست کریں گے کہ جب اُس نے مارا ہے جان سے تو اُس کی جان کا ہمیں حق ہے مطالبہ کرنے کا، اگر اُس نے مال چھینا ہوتا تو پھر مال کا مطالبہ ہم اُس سے کرتے اُس نے جان چھینی ہے لہٰذا اُس کی جان ہی کا مطالبہ کر سکتے ہیں، ہاں وہ اپنی جان چھڑانے کے لیے کہے گا جناب اِتنا لے لو اِتنا لے لو مہربانی کرو وہ خوشامد کرے گا اُس کے لوگ آئیں گے پھر یہ بچے ہوسکتا ہے خون بہا پر راضی ہو جائیں اب دونوں کا کاروبار بند نہ ہونے پائے گا۔ اِن کو بھی خون بہا اِتنا مِل جاتا ہے وہ کہ یہ بچے پل جائیں گے پڑھ جائیں گے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے کمائی کرنے لگیں گے اور اُس (قاتل) کا بھی یہ ہے کہ وہ چھوٹ گیا۔

خون کا بدلہ خون اور اِس کا فائدہ :

اور اگر خون کا بدلہ لے لیں تو پھر فائدہ یہ ہے کہ آئندہ کوئی ہمت ہی نہیں کرے گا مارنے کی اور یہ اُس وقت ہے کہ جب (فیصلہ) جلدی ہو، اگر جلدی نہ ہو تو پھر نہیں ہوسکتا پھر قتل نہیں رُکتا، فورًا ہی اگر بدلہ لے لیا تو ٹھیک ہے تو پورے سرحد میں قتل بہت ہوئے ہیں اَب بھی ہوتے ہیں اَب تو یہاں بھی ہونے لگے اور بہت زیادہ ہونے لگے ہیں پہلے (یہ سلسلہ) وہاں تھا وہ مسلح رہتے ہیں اَب یہاں ہر ایک مسلح رہتا ہے بے حساب اسلحہ ہے اور طرح طرح کے، جو وہاں ہے وہ یہاں ہے۔

والیٔ سوات کا کارنامہ :

یہ والیٔ سوات کے دِل میں آیا کہ میں خود اپنے آپ یہاں قتل بند کراؤں اُس نے سخت حکم دے دیا کہ جہاں قتل ہو تمہاری ذمہ داری ہے فورًا پکڑو اُس آدمی کو اور ٹیلیفون وہاں تھے تو اُس نے کہا کہ مجھے ٹیلیفون پر بتاؤ کہ پکڑ لیا ہے تو اِسی طرح ہوتا ہے کہ وہاں پکڑا تھانے میں اُس کو لے آئے اور والی کو فون کر دیا کہ ہم نے پکڑ لیا ہے قاتل ہے یہ ! گواہیاں مل گئیں ؟ جی مل گئیں ! فلاں چیز ہوگئی ؟ جی ہوگئی ! تو اِس کو مار دو گولی مار دو ایسے مارو کہ میں بھی سنوں ٹیلیفون (کان سے) لگا رکھا تھا تو گولی ماری اور اُس (قاتل) نے بھی آواز نکالی اُس نے کہا کہ مر گیا ؟ کہا مر گیا۔ اور کچھ نہیں یہ قصاص کے علاوہ دیت وغیرہ یہ بھی اُس نے اُڑا دی بس فورًا پکڑو فورًا مارو۔

اور یہ بھی اُس نے کہا کہ دونوں کو ساتھ دفن کرو اور اگر کہیں ایسے ہوگیا (کہ قاتل) پکڑا گیا، وقت پر آگیا ہاتھ تو پہلے اِسے دفن کرو بعد میں مقتول کو دفن کرو۔

نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں قتل ہی ختم ہوگیا قتل تو کرتا ہی اِسی لیے ہے کہ (اُس کو خیال ہوتا ہے کہ) میں بچ جاؤں گا بچنے کے راستے اُسے نظر آتے ہیں اگر اُسے یہ نظر آئے کہ جیسے کنویں میں اِسے دھکا دُوں گا تو ساتھ ساتھ میں بھی ڈوبوں گا یہ نہیں ہے کہ اِسے ہی دھکا دے دُوں گا بس، تو کنویں میں کبھی دھکا نہیں دے گا کیونکہ جانتا ہے کہ مجھے بھی ساتھ ہی جانا پڑے گا۔

تو اَصل میں اِنصاف کا جلدی حاصل ہونا جو ہے یہ بڑا اہم ہے بہت ضروری ہے اور جب تک دیر لگے گی ظالم ظالم ہے مظلوم مظلوم ہے اور مظلوم بددُعائیں دیتا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مظلوم کی بددُعا سے بچو۔ یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ [1] مظلوم کی بددُعا اور قبولیت میں کوئی پردہ نہیں ہے فوراً قبول ہوتی ہے اور مظلوم کی طرف خدا کی تائید ہوتی ہے اور جس طرف خدا کی تائید ہوجائے پھر نتیجہ میں دُوسرے ہی کی کامیابی ہوگی چاہے کسی چھوٹی طاقت بڑی طاقت کا مقابلہ ہی کیوں نہ ہوجائے۔

ویتنام سے امریکہ کا فرار :

جیسے ویتنام میں ہوگیا آخر بھاگنا پڑا امریکہ کو بڑی بے عزتی بڑی ذلت و رُسوائی مگر تائیدِ خداوندی اِن کے ساتھ ہوگئی اور اُن ظالموں نے پچاس پچاس دفعہ حملے کیے اور ڈیڑھ ڈیڑھ سو دفعہ حملے کیے سمجھ میں یہ آتا تھا کہ وہاں تو صرف زمین ہی رہ گئی ہوگی وہ بھی تباہ حال زمین رہ گئی ہوگی۔ اَب یہ خدا کی قدرت ہے خدا بچائے تو بچائے، نہیں ہونے پاتا تھا نقصان اِتنا اور پیدائش کا سلسلہ بھی جاری رہا ہے اور اُن میں پلتے بڑھتے رہے ہیں اور پڑھتے بھی رہے ہیں سکولوں میں .... اِتنی اِتنی دفعہ بمباری کی ہے اُنہوں نے معلوم ہوتا تھا کہ نسل کُشی کررہے ہیں زمین ہی صاف ہوجائے گی لیکن کچھ بھی نہیں ہوا خود صاف ہو گئے۔ تو معلوم ہوا ایسی طاقت ہے کوئی غیبی جسے خدا ہم کہتے ہیں کہ وہ جس طرف ہوجائے اُس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اور سب کے سب عاجز آجاتے ہیں۔

تو آقائے نامدار ﷺ نے قتلِ نفس کو بہت بڑا جرم قرار دیا اور یہ موبقات اور مہلکات میں سے ہے اگر اِنسان دُوسرے مسلمان کو قتل کررہا ہے اور یہ جائز سمجھ کر کررہا ہے بے پرواہی میں تو گویا خدا کے حکم کا جو اُس نے قرآن میں اُتارا ہے اِنکار کررہا ہے اور خدا کے حکم کا اِنکار کفر ہے۔ لہٰذا قرآنِ پاک میں پانچویں پارے میں ہے نصف سے اگلے رکوع میں ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ جو کسی مسلمان کو قصداً قتل کرتا ہے ﴿فَجَزَآئُهٗ جَهَنَّمُ﴾ اُس کا بدلہ جہنم ہے ﴿خَالِدًا فِيْهَا﴾ اُس میں ہمیشہ رہے گا اور

---

[1] مسلم شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۲۹

﴿خَالِدًا فِيهَا﴾ کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ اگر حلال سمجھتے ہوئے کر رہا ہے کہ یہ جائز ہے تو کفر ہو گیا اور کفر ہو گیا تو جہنم ہے۔ اور ایسا ہوتا ہے کہ آدمی معصیت کرتا ہے تو معصیت کی وجہ سے اُس کا دِل مسخ ہو جاتا ہے اور وہ معصیتوں ہی کی طرف لگا رہتا ہے توبہ کی توفیق اُس سے سلب ہو جاتی ہے معاذ اللہ ! اللہ پناہ میں رکھے۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ بالکل منع ہے کسی مسلمان کو مارنا ﴿قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ﴾ مسلمان بھی داخل ہیں غیر مسلم بھی داخل ہیں، یہ ذمی ہیں ہمارے یہاں رہتے ہیں اُن کو مارنا بھی جائز نہیں اور وہ بھی اگر حلال سمجھ کر مارتا ہے تو اُس کے بارے میں بھی یہ شک پڑ جائے گا کہ کہیں وہ بھی اِسی وعید کا مستحق نہ ہو جائے کیونکہ اِس میں اور طرح کے نقصانات ہیں وہ ذمی مسلمان اِسلام سے نفرت کرنے لگے گا اور اگر عدل ملے گا تو اِسلام سے محبت کرنے لگے گا۔

جزیہ واپس کر دیا :

حضرت اَبوعبیدہ اِبن جراح رضی اللہ عنہ جب شام میں جہاد کر رہے تھے تو وہاں اُن کو جنگی مصلحتوں سے پیچھے ہٹنا پڑا اور اِس کی خبر اُنہوں نے بھیج دی مدینہ منورہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اُنہیں خبر پہنچی تو اُنہوں نے کہا کہ برا کیا کیوں پیچھے ہٹے کیوں پیچھے ہٹے اُنہوں نے بار بار..... اور وہ (پیامبر) باخبر تھا مکمل پورا نقشہ معلوم تھا اور وہ اُن کو وجوہات بتاتا رہا کہ وجہ یہ ہے کہ اُن کی طرف سے بہت بڑا حملہ ہونے والا تھا اور ہم اُس کا مقابلہ اِس طرح اِس میدان میں کر سکتے ہیں وہاں نہیں کر سکتے وہ پھر کہنے لگے مگر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے اور اُنہوں نے ساتھ یہ بھی ذکر کیا کہ جن لوگوں سے ہم نے جزیہ وغیرہ لیا تھا وہ واپس کر دیا کہ ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے تو تم یہ رکھ لو اور ہم پیچھے جا رہے ہیں تو وہ عوام جو تھی جن کی تائید کی بڑی ضرورت ہوتی ہے لڑائیوں میں وہ اِس چیز سے نالاں بہت رنجیدہ تھے کہ یہ لوگ پیچھے ہٹ گئے کیونکہ اِن کے معاملات سامنے آ گئے تھے (جس کی وجہ سے مقامی کفار اِن سے بہت متاثر تھے) آپ نے بہت سنا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ فیاضی فرماتے تھے اِتنا دیتے تھے اِتنا دیتے تھے اور کافروں کو بہت کچھ دیا ہے۔ اور جو نئے نئے مسلمان ہوتے تھے اُنہیں بہت کچھ دیا ہے، وہ اِس لیے کہ یہ جب لیں گے تو محبت ہوگی اور تعلق پیدا ہوگا تو پھر بات بھی سنیں گے ورنہ

بات سنتے ہی نہیں اچھی بات ہو، اچھی سے اچھی بات ہو اِس سے اچھی بات کیا ہوگی جو خدا نازل کر رہا ہے اُن کے لیے مگر وہ سنتے ہی نہیں اُن کا حال یہ تھا، تو رسول اللہ ﷺ اُن کو نوازتے رہے۔

اِسی طرح یہاں ہوا کہ اَب یہ لوگ جب واپس آئے ہیں تو کفار اِن کے معاملات دیکھ چکے تھے تو اِن کا ہٹنا اُنہیں پسند نہیں آیا اور اُن کا اِصرار تھا کہ نہ جائیں آپ ہی لوگ رہیں اور اِن کے لیے وہ دِل سے چاہتے تھے کہ یہی دوبارہ آئیں اور وہ نہ آئیں جو پہلے تھے۔

اِسلام میں ٹیکس اِنتہائی کم لیا جاتا ہے :

اور ویسے تاریخ میں ہے وہ لوگ بہت خوش تھے مسلمانوں سے کیونکہ مسلمان تو لیتے ہیں تھوڑا سا جزیہ، ٹیکس اور اُن لوگوں نے اپنی حکومت چلانے کے لیے طرح طرح کے ٹیکسوں میں دبا رکھا تھا وہ ٹیکسوں کے بوجھ میں پبلک دبی ہوئی تھی کچھ نہیں کر سکتے تھے دائیں بائیں ہل نہیں سکتے تھے بندھے ہوئے تھے اور مسلمانوں نے بہت تھوڑا رکھا اور آزادی بھی دی، بہت بڑا فائدہ اُنہیں حاصل ہوا اِس وجہ سے وہ اِن کی واپسی سے ناخوش ہوئے۔ تو وہ جو فرستادہ تھے حضرت اَبو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے اُنہوں نے بتایا کہ اَمیر المومنین آپ یہ سمجھئے کہ اِتنے ٹکڑے ہیں اُن کے لشکروں کے بہت ٹکڑے اُس نے بتائے اور وہ صبح سے دوپہر کے قریب سے گزرنے شروع ہوئے فلاں اور فلاں جگہ تو ہمارے جو جاسوس ہیں وہ دیکھتے رہے اُن کو تو رات تک بھی ایک ٹکڑا نہیں پورا ہوا تو ایسے ٹکڑے اُن کے لشکروں کے کئی ہیں اُنہوں نے گنتی بتائی کہ اِتنے ہیں تو اِس بنا پر ہم مجبور ہوئے کہ پیچھے رہیں۔

مگر میں تو صرف اِتنا اِن سے عرض کر رہا تھا کہ اِنصاف ہے ٹھیک ہے کہ اِس کی وجہ سے وہ مسلمان ہوتے ہیں اگر ذمیوں پر ظلم کریں گے مارنے لگیں گے تو اِسلام کی طرف آنے میں رُکاوٹ بنے گی تو اِس لیے اُن کا مارنا بھی مسلمان کے مارنے ہی کے درجہ میں تھا اور اگر کوئی اُس کو مار دے گا تو پھر قصاصًا اُس مسلمان کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔ اَب ذمی جب اِتنا اِنصاف دیکھیں گے تو پھر اِسلام قبول کریں گے اور بہت واقعات ہیں ایسے کہ اُنہوں نے مسلمانوں کی عملی حالت دیکھ کر اِسلام قبول کیا ہے یہ جو اِنڈونیشیا ہے، ملائشیا ہے، ملایا ہے، سماٹرا ہے، جاوا ہے اور تھائی لینڈ ہے سنگا پور ہے وہاں جتنے

مسلمان ہیں یہاں کون سی فوج گئی ہے۔ اِس کے برعکس آج جو ہمارا عمل ہے یہ اِنتہائی ذلیل لوگوں کا عمل ہے اُنگریز نے دبا دبا کر اور اخلاقی خرابیاں ڈال ڈال کر اِس طرح حال کر دیا ہے اور پھر پڑوس کا ہندوؤں کا، مسلمان ممالک میں یہ حال نہیں ہے آپ کوئی چیز کسی سے خریدیں وہ پوری تولے گا اور پوری خریدیں تو پوری ناپے گا اور گھر جا کر دیکھیں گے تو زیادہ ملے گی تو یہ مسلمان ہونے کی وجہ نہیں ہے کہ ہم ایسے خراب ہیں یہ (کافر) پڑوس کی وجہ ہے کہ اُن کو دیکھ کر اُن سے بھی آگے بڑھ گئے شراب خوری میں تو ہماری اخلاقی پستیاں اِنتہا کو پہنچ گئی ہیں ہمیں دیکھ دیکھ کر مسلمان ہو جائیں لوگ ایسی صورت نہیں بنے گی اَب، ہاں بطورِ اَفراد ایسے نمونے مِل جائیں گے کہ جن کے اَثرات ہوں اور اُنہیں دیکھ کر اِسلام کی طرف رغبت ہو جائے وہ مسلمان ہو جائیں یا کوئی مطالعہ کرے تعلیمات کا وہ مسلمان ہو جائیں ورنہ عام حالت مسلمانوں کی ایسی اب نہیں ہے کہ اُن سے متاثر ہو کر اِسلام میں داخل ہونے شروع ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا اور فضل سے نوازے، آمین۔ اِختتامی دُعا....

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(١) مسجد حامد کی تکمیل

(٢) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اَور دَرسگاہیں

(٣) کتب خانہ اَور کتابیں

(٤) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اَجر ہے۔ (ادارہ)